سے دعا کروں...... (ان شاء اللہ)

حافظ زبیر علی زئی

امام احمد بن حنبل کا مقام، محدثینِ کرام کی نظر میں

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله الأمين، أمابعد:

اہلِ سنت کے مشہور امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی المروزی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کے بارے میں تمام محدثین وعلمائے اُمت کا اجماع واتفاق رہا ہے کہ آپ عادل، ضابط، ثقہ اور انتہائی قابلِ اعتماد امام تھے۔اس مختصر وجامع مضمون میں محدثین کرام اور علمائے اُمت کے اقوال باحوالہ وتحقیق پیشِ خدمت ہیں۔

۱۔ امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اپنی مشہور کتاب ''صحیح بخاری'' میں درج ذیل مقامات پر امام احمد رحمہ اللہ سے روایت لی ہے یا ذکر کیا ہے:

(ح ۳۷۷، ۲۱۰۸، ۴۴۷۳، ۵۱۰۵، ۵۸۷۹)

اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک امام احمد ثقہ وصدوق تھے۔اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام بخاری نے اسماء الرجال میں امام احمد کے اقوال سے استدلال کیا ہے مثلاً دیکھئے کتاب الضعفاء للبخاری (۸۰، ۱۱۰، ۲۴۰، ۲۶۰، ۳۵۵) والتاریخ الکبیر (۲۹۱/۷...)

۲۔ امام مسلم بن الحجاج النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) نے اپنی مشہور کتاب ''صحیح مسلم'' میں درج ذیل مقامات پر امام احمد رحمہ اللہ سے روایت لی ہے:

(۱۶۶/۴۲۰، ۲۱۵/۵۱۹، ۵۰۲/۱۱۱۷، ۵۸۱/۱۳۱۳، ۷۱۰/۱۶۴۴، ۱۲۸۴/۳۰۹۵، ۱۲۹۸/۳۱۳۹، ۱۵۵۱/۳۹۶۲، ۱۶۷۶/۴۳۷۷، ۱۷۵۶/۴۵۷۴، ۱۸۱۴/۴۶۹۶، ۱۹۳۴/۴۹۹۶، ۲۰۸۱/۵۴۴۵، ۲۰۹۲/۵۴۷۹، ۲۱۳۹/۵۶۰۴، ۲۱۴۳/۵۲۱۰، ۲۳۰۹/۶۰۱۳، ۲۴۲۱/۶۲۵۶، ۲۴۴۹/۶۳۰۹)

معلوم ہوا کہ امام مسلم رحمہ اللہ کے نزدیک امام احمد رحمہ اللہ ثقہ وصدوق تھے۔

۳۔ امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ) اپنی ''صحیح ابن خزیمہ'' میں امام احمد کی روایت لائے ہیں۔ (ج ۱ ص ۵۹ ح ۱۱۲)

۴۔ امام محمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) اپنی صحیح (مطبوع: الاحسان) میں امام احمد سے درج ذیل روایتیں لائے ہیں:

(۶، ۱۲۴۱/۱۲۴۴، ۱۵۰۳/۱۵۰۵، ۱۵۰۶/۱۵۰۸، ۲۷۳۸/۲۷۴۹، ۳۰۷۳/۳۰۸۴، ۳۵۷۰/۳۵۷۸،

۳۶۶۲/۳۶۵۴، ۳۶۶۴/۳۶۵۶، ۳۶۹۳/۳۶۸۵، ۳۷۷۶/۳۷۷۸، ۳۸۴۶/۳۸۳۲، ۳۸۸۳/۳۸۷۲،
۳۸۸۵/۳۸۷۴، ۳۹۴۹/۳۹۳۸، ۴۸۲۶/۴۸۰۶، ۵۲۴۸/۵۲۲۴، ۵۵۰۳/۵۴۷۹، ۵۵۱۵/۵۴۹۱،
۵۷۵۲/۵۷۲۲، ۵۸۱۹/۵۷۸۹، ۵۸۸۵/۵۸۵۵، ۵۸۹۴/۵۸۶۴، ۶۲۴۶/۶۲۱۳، ۷۰۶۶/۷۰۲۶]

معلوم ہوا کہ امام ابن حبان نے امام احمد سے بہت سی روایتیں (بواسطہ شیوخ) لی ہیں۔ حافظ ابن حبان فرماتے ہیں:

''وكان حافظاً متقناً ورعاً فقيهاً، لازماً للورع الخفي، مواظباً على العبادة الدائمة، به أغاث الله جل (و) علا أمة محمد ﷺ، وذاك أنه ثبت في المحنة وبذل نفسه لله عزوجل حتىٰ ضرب بالسياط للقتل فعصمه الله عن الكفر وجعله علماً يقتدى (به) وملجأ يلتهى إليه''

وہ (امام احمد بن حنبل) ثقہ حافظ، نیک (اور) فقیہ تھے۔ خفیہ پرہیزگاری اور دائمی عبادت کو لازم پکڑتے تھے۔ اُن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ (صلّی اللہ علیٰ صاحبہا وسلم) کی مدد فرمائی۔ یہ اس طرح کہ وہ آزمائش میں ثابت قدم رہے اور اپنے آپ کو اللہ کے لئے وقف کر دیا اور قتل (شہادت) کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ کو کوڑے مارے گئے۔ اللہ نے آپ کو کفر سے بچا لیا اور قابلِ اقتدا نشان بنایا۔ آپ ایسی پناہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس پناہ لیتے تھے۔

(الثقات لابن حبان ج ۸ ص ۱۸، ۱۹)

۵۔ امام احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) نے فرمایا:

''(ثقة) ثبت في الحديث، نزه النفس، فقيه في الحديث، متبع، يتبع الآثار، صاحب سنة خير''

آپ (امام احمد) حدیث میں (ثقہ) ثبت تھے۔ پاکیزہ نفس والے اور حدیث میں فقیہ تھے۔ آثار (احادیث) کی اتباع کرنے والے متبع، صاحبِ سنت (سُنی اور) نیک تھے۔

(الثقات للعجلی: ۹، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۵ وسندہ صحیح، والزیادۃ منہ)

۶۔ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ) نے کہا:

''وهو ثقة ثبت، صدوق كثير الحديث'' اور وہ ثقہ ثبت، سچے (اور) بہت حدیثیں بیان کرنے والے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۳۵۴)

۷۔ امام ابوحاتم محمد بن ادریس الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ) نے فرمایا:

''هو إمام، وهو حجة'' وہ امام اور (روایتِ حدیث میں) حجت تھے۔ (الجرح والتعدیل ج ۲ ص ۷۰ وھو صحیح)

امام ابوحاتم نے فرمایا: ''كان أحمد بن حنبل بارع الفهم لمعرفة الحديث بصحيحه و سقيمه''

احمد بن حنبل صحیح اور ضعیف احادیث کی بہت اچھی معرفت رکھتے تھے۔ (الجرح والتعدیل ۱/۳۰۲ وسندہ صحیح)

امام ابوحاتم نے مزید فرمایا:

''إذا رأيتم الرجل يحب أحمد بن حنبل فاعلم أنه صاحب سنة'' جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ احمد بن حنبل سے محبت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ صاحبِ سنت (سُنی) ہے۔ (الجرح والتعدیل ۳۰۸/۱ وسندہ صحیح)

ابو حاتم نے احمد بن حنبل کو علی بن المدینی سے زیادہ فقیہ قرار دیا۔ (الجرح والتعدیل ۲۹۴/۱ وسندہ صحیح)

ابو حاتم الرازی نے امام احمد کے بارے میں ایک بہترین خواب بیان کیا (مناقب احمد لابن الجوزی ص ۴۳۵ وسندہ صحیح)

تنبیہ: امام احمد خوابوں کے محتاج نہیں ہیں اور (صحابہ کے بعد) خواب کوئی شرعی حجت بھی نہیں ہوتا۔

۸۔ امام ابو رجاء قتیبہ بن سعید الثقفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) نے فرمایا:

''أحمد بن حنبل إمام الدنيا'' احمد بن حنبل (حدیث میں) دنیا کے امام ہیں (الجرح والتعدیل ۲۹۵/۱، ۶۹/۲ وسندہ صحیح)

امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا: احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ دنیا کے (حدیث میں) امام ہیں۔

(تاریخ بغداد ۴۱۷/۴ وسندہ صحیح)

قتیبہ نے فرمایا: ''لو أدرک أحمد بن حنبل عصر الثوري ومالک والأوزاعي والليث بن سعد لكان هو المقدَّم ، قلت لقتيبة: يضم أحمد بن حنبل إلى التابعين؟ قال: إلٰى كبار التابعين''

اگر احمد بن حنبل نے (سفیان) ثوری، مالک، اوزاعی اور لیث بن سعد کا زمانہ پایا ہوتا تو وہی مُقدَّم ہوتے۔

(عبداللہ بن احمد بن شبویہ نے کہا:) میں نے قتیبہ سے پوچھا: احمد بن حنبل کو تابعین کے ساتھ ملایا جاتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: بڑے تابعین کے ساتھ (ملایا جاتا ہے)۔ [الجرح والتعدیل ۲۹۳/۱، ۶۹/۲ وسندہ صحیح]

امام قتیبہ نے امام احمد کو (امام) یحییٰ بن یحییٰ اور (امام) اسحاق بن راہویہ پر ترجیح دی۔

(دیکھئے الجرح والتعدیل ۲۹۳/۱، ۶۹/۲ وسندہ صحیح)

امام قتیبہ بن سعید نے فرمایا: ''إذا رأيت الرجل يحب أحمد بن حنبل فاعلم أنه صاحب سنة وجماعة'' جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ احمد بن حنبل سے محبت کرتا ہے تو جان لو کہ وہ سنت اور جماعت پر (یعنی پکا سنی) ہے۔

(الجرح والتعدیل ۳۰۸/۱ وسندہ صحیح)

امام قتیبہ نے فرمایا: ''لولا أحمد بن حنبل لمات الورع'' اگر احمد بن حنبل نہ ہوتے تو پرہیز گاری ختم ہو جاتی۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۶۸/۹ وسندہ صحیح)

امام قتیبہ نے مزید فرمایا: اگر ثوری نہ ہوتے تو پرہیز گاری ختم ہو جاتی اور اگر احمد نہ ہوتے تو لوگ دین میں بدعات شامل کر دیتے'' (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۷ وسندہ صحیح)

۹۔ ابو جعفر (عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل) النفیلی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) نے فرمایا:

''كان أحمد بن حنبل من أعلام الدين'' احمد بن حنبل دین کے سرداروں میں سے تھے۔

(الجرح والتعدیل ۱/ ۲۹۵، ۲/ ۶۹ وسندہ صحیح)

۱۰۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) نے فرمایا:

''**هذا أعلم الناس بحديث الثوري**'' یہ (احمد بن حنبل) لوگوں میں (میرے استاد سفیان) ثوری کی حدیث سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ (الجرح والتعدیل ۱/ ۲۹۲، ۲/ ۶۸ وسندہ صحیح)

۱۱۔ امام ابو عبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۴ھ) نے فرمایا:

''**انتهى العلم إلٰى أربعة، إلى أحمد بن حنبل - وهو أفقههم فيه ..**'' علم کی (ہمارے زمانے میں) انتہا چار آدمیوں (احمد، ابن المدینی، ابن معین اور ابوبکر بن ابی شیبہ) پر ہوگئی ہے۔ احمد بن حنبل پر جوان سب میں بڑے فقیہ ہیں... (الجرح والتعدیل ۱/ ۲۹۳ وسندہ صحیح)

۱۲۔ ابو ثور ابراہیم بن خالد الفقیہ (متوفی ۲۴۰ھ) نے کہا: ''**أحمد بن حنبل أعلم أو أفقه من الثوري**'' احمد بن حنبل (سفیان) ثوری سے زیادہ فقیہ یا (زیادہ) عالم ہیں۔ (الجرح والتعدیل ۱/ ۲۹۳ وسندہ صحیح)

۱۳۔ امام محمد بن مسلم بن وارہ الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۰ھ) نے امام احمد کے بارے میں فرمایا:

''**كان صاحب فقه وصاحب حفظ وصاحب معرفة**'' وہ فقہ، حفظ اور معرفت والے تھے۔

(الجرح والتعدیل ۱/ ۲۹۴ وسندہ صحیح)

۱۴۔ امام ابو زرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) نے فرمایا:

''**ماأعلم في أصحابنا أسود الرأس أفقه من أحمد بن حنبل**'' میں اپنے ساتھیوں میں، جن کے سر کے بال کالے ہیں، احمد بن حنبل سے زیادہ کسی کو فقیہ نہیں جانتا۔ (الجرح والتعدیل ۱/ ۲۹۴ وسندہ صحیح)

انھوں نے امام احمد کو امام اسحاق بن راہویہ پر ترجیح دی اور ان سے زیادہ فقیہ (افقہ) قرار دیا۔

(الجرح والتعدیل ۲/ ۶۹ وسندہ صحیح)

امام ابو زرعہ نے فرمایا:

''**لم أزل أسمع الناس يذكرون أحمد بن حنبل ويقدمونه على يحيى بن معين وعلٰى أبي خيثمة**'' میں لوگوں سے یہی سنتا رہا ہوں کہ وہ احمد بن حنبل کو (خیر کے ساتھ) یاد کرتے اور انھیں یحییٰ بن معین اور ابو خیثمہ (زہیر بن حرب) پر ترجیح دیتے تھے۔ (الجرح والتعدیل ۲/ ۶۹ وسندہ صحیح)

نیز دیکھئے مناقب احمد (ص ۳۳۷ وسندہ صحیح) اس میں یہ الفاظ بھی زیادہ ہیں کہ (آزمائش کے بعد) آپ کا ذکر آفاق میں (چاروں طرف) پھیل گیا۔

امام ابو زرعہ نے فرمایا: ''**مارأيت أحداً أجمع من أحمد بن حنبل ومارأيت أكمل منه ، اجتمع فيه زهد**

وفضل وفقه وأشياء كثيرة ''میں نے احمد بن حنبل سے زیادہ (صفات کا) جامع اور مکمل کوئی نہیں دیکھا۔ان میں زُہد،فضیلت،فقہ اور بہت سی چیزیں (خوبیاں) جمع ہوگئی تھیں۔(الجرح والتعدیل ۲۹۴/۱ وسندہ صحیح)

۱۵۔ امام علی بن عبداللہ المدینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) نے فرمایا:

'' ليس في أصحابنا أحفظ من أبي عبدالله أحمد بن حنبل وبلغني أنه لا يحدث إلا من كتاب ولنا فيه أسوة (حسنة) '' ہمارے ساتھیوں میں ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے بڑا حافظ کوئی نہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ صرف کتاب سے ہی روایت بیان کرتے ہیں اور ہمارے لئے ان (کے طرزِ عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔

(الجرح والتعدیل ۲۹۵/۱، ۶۹/۲ وسندہ حسن)

امام ابن المدینی نے فرمایا: '' أحمد بن حنبل سيدنا '' احمد بن حنبل ہمارے سردار ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۶۵/۹، ۱۷۱ وسندہ صحیح، تاریخ بغداد ۴۱۷/۴ وسندہ صحیح، مناقب احمد ص ۱۰۹ وسندہ صحیح)

۱۶۔ عمرو بن محمد بن بکیر الناقد رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۲ھ) نے فرمایا:

'' إذا وافقني أحمد بن حنبل علىٰ حديث فلا أبالي من خالفني ''

اگر کسی حدیث (کی روایت) پر احمد بن حنبل میری موافقت کردیں تو مجھے (پھر) کسی کی مخالفت کی پروا نہیں۔

(الجرح والتعدیل ۲۹۶/۱ وسندہ حسن)

۱۷۔ ابوالیمان الحکم بن نافع الحمصی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۲ھ) نے فرمایا:

'' كنت أشبه أحمد بن حنبل بأرطاة بن المنذر ''

میں احمد بن حنبل کو ارطاۃ بن المنذر سے تشبیہ دیتا تھا۔(الجرح والتعدیل ۲۹۷/۱ وسندہ صحیح)

ارطاۃ بن المنذر الحمصی: ثقہ تھے (دیکھئے تقریب التہذیب: ۲۹۸)

انھوں نے سیدنا ثوبان h کو پایا ہے۔ (تہذیب الکمال ۴۹۷/۱)

ذہبی نے فرمایا: '' ثقة إمام '' (الکاشف ۵۵/۱ ت ۲۴۷)

۱۸۔ محدث کبیر امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۹ھ) فرماتے ہیں:

'' ما رأيت يزيد بن هارون لأحد أشد تعظيماً منه لأحمد بن حنبل ، وكان يقعده إلىٰ جنبه إذا حدثنا، ومرض أحمد فركب إليه يزيد بن هارون وعاده ''

میں نے یزید بن ہارون کو احمد بن حنبل سے زیادہ کسی کی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ حدیث بیان کرتے وقت انھیں (احمد کو) اپنے پاس بٹھاتے تھے اور جب احمد بیمار ہوئے تو یزید بن ہارون سوار ہو کر اُن کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ (الجرح والتعدیل ۲۹۷/۱ وسندہ صحیح)

امام یزید بن ہارون الواسطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۶ھ) امام احمد کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے۔
(دیکھئے الجرح والتعدیل ۲۹۷/۱ وسندہ صحیح)

آپ امام احمد کی بڑی عزت کرتے تھے۔ دیکھئے مناقب احمد (ص ۶۸ وسندہ صحیح)

۱۹۔ اسماء الرجال کے جلیل القدر امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں:

" أراد الناس أن أكون مثل أحمد بن حنبل ، لا والله ماأكون مثل أحمد أبداً "

لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی احمد بن حنبل جیسا ہو جاؤں، ہرگز نہیں، میں احمد جیسا واللہ کبھی نہیں ہوسکوں گا۔
(الجرح والتعدیل ۲۹۸/۱ وسندہ صحیح)

ابوالعباس محمد بن الحسین بن عبدالرحمٰن الانماطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۳ھ) فرماتے ہیں:

" كنا في مجلس فيه يحيى بن معين وأبو خيثمة زهير بن حرب وجماعة من كبار العلماء ، فجعلوا يثنون علىٰ أحمد بن حنبل ، ويذكرون من فضائله. فقال رجل: لاتكثروا بعض هذا القول، فقال يحيى بن معين : و كثرة الثناء علىٰ أحمد بن حنبل يستكثر؟ لوجالسنا مجالسنا بالثناء عليه ماذكرنا فضائله بكما لها "

ہم ایک مجلس میں تھے جس میں یحییٰ بن معین، ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور بڑے علماء کی ایک جماعت موجود تھی۔ وہ احمد بن حنبل کی تعریف اور فضائل بیان کررہے تھے تو ایک آدمی نے کہا: ایسی باتیں زیادہ نہ کریں۔ یحییٰ بن معین نے فرمایا: کیا احمد بن حنبل کی زیادہ تعریف زیادتی ہے؟ اگر ہم اپنی (ساری) مجلسوں میں ان کی تعریف بیان کرتے رہیں تو بھی اُن کے مکمل فضائل بیان نہیں کرسکتے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۶۹، ۱۷۰ وسندہ صحیح، تاریخ بغداد ۴۲۱/۴ وسندہ صحیح)

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا:

"مارأيت مثل أحمد بن حنبل ، صحبناه خمسين سنة، ما افتخر علينا بشيءٍ مما كان فيه من الصلاح والخير " میں نے احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ ہم نے پچاس سال اُن کی مصاحبت (دوستی) کی ہے، ان کے اندر جو نیکی اور خیر تھی اس کا انھوں نے ہم پر کبھی فخر نہیں کیا۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۸۱/۹ وسندہ صحیح)

۲۰۔ محدث ابوجعفر محمد بن ہارون المخرمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۵ھ) نے فرمایا:

" إذا رأيت الرجل يقع في أحمد بن حنبل فاعلم أنه مبتدع ضال " جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو احمد بن حنبل کو بُرا کہتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ شخص بدعتی گمراہ ہے۔ (الجرح والتعدیل ۳۰۹/۱ وسندہ صحیح)

۲۱۔ محدث احمد بن عبداللہ بن یونس الیربوعی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) نے فرمایا:

" فی الجنة قصر لايد خله إلانبي أو صديق أو محكم في نفسه " جنت میں ایک محل ہے جس میں صرف

نبی، صدیق اور ''محکم فی نفسہ'' (جو اپنے نفس میں ثابت قدم رہے) ہی داخل ہوں گے۔
پوچھا گیا کہ: ''المحکم في نفسه'' کون ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ''أحمد بن حنبل المحکم في نفسه'' احمد بن حنبل ''محکم في نفسه'' تھے۔ (الجرح والتعدیل ۱/۳۱۰ وسندہ صحیح)
معلوم ہوا کہ احمد بن یونس رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل کو اپنے خیال میں جنتی سمجھتے تھے۔ یہ بہت بڑی توثیق ہے کیونکہ جنتی ہونا اعلیٰ درجے کی توثیق ہے۔
تنبیہ: وحی کے بغیر کسی کو جنتی کہنا ظن وقیاس اور ذاتی تحقیق پر مبنی ہے لیکن اس سے حجت پکڑنا صحیح نہیں ہے۔
۲۲۔ مشہور زاہد ابو نصر بشر بن الحارث الحافی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) نے احمد بن حنبل کے موقف کو ''مقام الانبیاء'' (نبیوں کی طرح ثابت قدم رہنے کا مقام) قرار دے کر فرمایا:
''**حفظ الله أحمد من بین یدیه و من خلفه** '' اللہ نے احمد کو آگے اور پیچھے (یعنی ہر طرف) سے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ (الجرح والتعدیل ۱/۳۱۰ وسندہ صحیح)
بشر بن الحارث نے مزید فرمایا: ''**ابن حنبل أدخل الکیر فخرج ذهبه أحمر** ''
(احمد) بن حنبل بھٹی میں داخل کئے گئے اور سونا بن کر نکلے۔ (تاریخ دمشق ۵/۳۰۷ وسندہ حسن)
۲۳۔ محدث علی بن حجر بن ایاس السعدی المروزی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۴ھ) نے امام احمد رحمہ اللہ کی وفات پر درج ذیل اشعار پڑھ کر اپنے غم کا اظہار کیا:

''

۱:	نعی لي إبراهیم أورع عالم	سمعت به من معدم ومخول
۲:	إماماً علیٰ قصد السبیل وسنة النبي	أمین الله آخر مرسل
۳:	صبوراً علیٰ مانابه متوکلاً	علیٰ ربه فی ذاک حق التوکل
۴:	فقلت وفاض الدمع مني بأربع	علی النحر فیضاً کالجمان المفصل
۵:	سلام عدید القطر والنجم والثری	علیٰ أحمد البر التقي ابن حنبل
۶:	ألا فتأهب للمنا یا فإنما البقاء	قلیل بعد ذلک یا علي
۷:	کأنک قد وسدت کفک عاجلاً	وغودرت منسیاً بأوحش منزل
۸:	مقیماً به یسفی علیٰ قبرک الثری	عواصف ریح من جنوب وشمأل''

۱: ابراہیم نے مجھے دنیا کے متقی ترین آدمی کی وفات کی خبر سنائی، جس سے بڑھ کر خاندانی شرافت والی شخصیت کا نام ہمارے کانوں تک نہیں پہنچا۔
۲: اللہ کے آخری رسول، نبی امین کی سنت اور سیدھے راستے پر چلنے والے امام تھے۔

۳: انھیں جو مصیبتیں پہنچیں ان پر صبر کرنے والے اور اپنے رب پر توکل کا حق ادا کرنے والے متوکل تھے۔

۴: میں نے کہا اور میرے آنسو چاروں طرف سے سینے پر بہنے لگے جیسے موتیوں کی ٹوٹی ہوئی لڑیاں ہیں۔

۵: نیک اور متقی احمد بن حنبل پر ریت کے ذروں، ستاروں اور بارش کے قطروں کے برابر سلام (ہی سلام) ہو۔

۶: ہوش کرو اور موت کی تیاری کرو کیونکہ یقیناً اس کے بعد اے علی (بن حجر) بقاء (بہت) تھوڑی ہے۔

۷: گویا تُو ہتھیلی کو تکیہ بنائے سویا ہوا ہے اور جلدی ہی تجھے وحشت ناک ترین مقام میں پہنچا کر بھلا دیا گیا ہے۔

۸: تو یہاں رہے گا اور جنوب وشمال کی تیز ہوائیں تیری قبر پر مٹی (گرد) اُڑائیں گی۔

(الجرح والتعدیل ج۱ص۳۱۳ وسندہ صحیح)

۲۴۔ محدث ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن داود بن عامر الہمد انی الخریبی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۳ھ) نے فرمایا:

'' اوزاعی اپنے زمانے میں سب سے افضل تھے اور ان کے بعد ابواسحاق الفزاری سب سے افضل تھے۔'' تو نصر بن علی بن نصر بن علی الجہضمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۰ھ) نے فرمایا:

''وأنا أقول : كان أحمد بن حنبل أفضل أهل زمانه '' اور میں کہتا ہوں کہ احمد بن حنبل اپنے زمانے میں سب سے افضل تھے۔(حلیۃ الاولیاء ج۹ص۱۶۷ وسندہ صحیح، تاریخ بغداد ۴/۴۱۷ وسندہ صحیح)

۲۵۔ امام ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن بشیر الحربی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۵ھ) نے فرمایا:

'' **سعيدبن المسيب في زمانه وسفيان الثوري في زمانه وأحمد بن حنبل في زمانه** ''

سعید بن مسیّب اپنے زمانے میں (امام) تھے اور سفیان ثوری اپنے زمانے میں (امام) تھے اور احمد بن حنبل اپنے زمانے میں (امام) تھے۔(حلیۃ الاولیاء ج۹ص۱۶۷ وسندہ صحیح، تاریخ بغداد ۴/۴۱۷ وسندہ صحیح)

ابراہیم الحربی نے فرمایا:'' **قدرأيت رجالات الدنيا ، لم أرمثل ثلاثة، رأيت أحمد بن حنبل - وتعجز النساء أن تلدمثله** '' **إلخ**

میں نے دنیا کے مرد دیکھے ہیں مگر تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا ہے اس جیسا (بچہ) جننے سے عورتیں عاجز ہیں۔(تاریخ بغداد ج۷ص۳۷ وسندہ صحیح، ابوالحسن بن دلیل ھو علی بن الحسن بن دلیل)

۲۶۔ محدث اسماعیل بن خلیل الخزاز رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۵ھ) نے فرمایا:

'' **لو كان أحمد بن حنبل في بني إسرائيل لكان آية** ''

اگر احمد بن حنبل بنی اسرائیل میں ہوتے تو نشانی ہوتے یعنی لوگ انھیں بڑی نشانی تسلیم کر لیتے۔

(تاریخ بغداد ۴/۴۱۸ وسندہ صحیح)

۲۷۔ امام محمد بن یحییٰ النیسابوری الذہلی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۸ھ) کو جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی وفات کی خبر پہنچی

تو انھوں نے فرمایا: " ينبغي لكل أهل دار ببغداد أن يقيموا علىٰ أحمد بن حنبل النياحة في دورهم "
تمام بغدادیوں کو چاہئے کہ اپنے محلوں (اور گھروں) میں (امام) احمد بن حنبل کا غم کریں۔
(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۷۰ وسندہ صحیح)

یہاں غم سے شیعوں والا ماتم مراد نہیں بلکہ غم اور افسوس مراد ہے۔

۲۸۔ امام ابوالولید ہشام بن عبدالملک الطیالسی الباہلی البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) نے فرمایا:

" ما بالبصر تين - يعني بالبصرة والكوفة - أحد أحب إلي من أحمد بن حنبل " إلخ
مجھے بصرہ اور کوفہ میں احمد بن حنبل سے زیادہ محبوب اور کوئی نہیں ہے۔
(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۷۱ وسندہ حسن، وتاریخ دمشق ۵/۲۹۹ وسندہ حسن)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوالولید نے (بصرہ میں) فرمایا: "لو أن الذي نزل بأحمد بن حنبل كان في بني إسرائيل ، كان أحدوثة " احمد بن حنبل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے یہ اگر بنی اسرائیل میں ہوتا تو یہ بڑا موضوعِ سخن ہوتا۔ (التاریخ الصغیر/ الاوسط للبخاری ج ۲ ص ۳۴۴ وسندہ صحیح، الکامل لابن عدی ۱/۱۲۷ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ ۱/۲۱۰)

۲۹۔ محدث کبیر ابوعاصم الضحاک بن مخلد النبیل رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ) اپنے شاگرد احمد بن منصور سے فرماتے ہیں:

" اقرئ الرجل الصالح أحمد بن حنبل السلام "
نیک انسان احمد بن حنبل کو (میرا) سلام کہنا۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۷۲ وسندہ صحیح)

۳۰۔ مشہور امام اور فقیہ ابومحمد اسحاق بن ابراہیم بن مخلد الحنظلی المروزی عرف اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۸ھ) نے فرمایا: " لو لا أحمد بن حنبل وبذل نفسه لمابذ لها له لذهب الإسلام "
اگر احمد بن حنبل نہ ہوتے اور وہ جان کی بازی نہ لگاتے تو (میرے خیال میں) اسلام ختم ہو جاتا۔
(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۷۱ وسندہ حسن)

۳۱۔ محدث ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم الحداد المقرئ البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۲ھ) نے فرمایا:

" رأيت علماء نا مثل الهيثم بن خارجة، ومصعب الزبيري، ويحيى بن معين ، وأبي بكر بن أبي شيبة، وعثمان بن أبي شيبة، وعبدالأعلىٰ بن حماد النرسي، ومحمد بن عبدالملك بن أبي الشوارب، و علي بن المديني، وعبيد الله بن عمر القواريري، وأبي خيثمة زهير بن حرب، وأبي معمر القطيعي ، ومحمد بن جعفر الوركاني، وأحمد بن محمد بن أيوب صاحب المغازي، ومحمد بن بكاربن الريان، وعمرو بن محمد الناقد ويحيى بن أيوب المقابري العابد، وشريح بن يونس، وخلف بن هشام البزار، وأبي الربيع الزاهراني، فيمن

لأحصيهم من أهل العلم والفقه، يعظمون أحمد بن حنبل ويجلونه ويوقرونه ويبجلون ويقصدونه للسلام عليه ''

میں نے اپنے علماء دیکھے ہیں جیسے ہیثم بن خارجہ، مصعب الزبیری، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ بن حماد النرسی، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، علی بن المدینی، عبیداللہ بن عمر القواریری، ابوخیثمہ زہیر بن حرب، ابومعمر القطیعی، محمد بن جعفر الورکانی، احمد بن محمد بن ایوب صاحب المغازی، محمد بن بکار بن الریان، عمرو بن محمد الناقد، یحییٰ بن ایوب المقابری العابد، سریج (صح) بن یونس، خلف بن ہشام البزار، ابوالربیع الزاہرانی اور لاتعداد اہلِ علم واہلِ فقہ کو (اس پر) پایا ہے۔ وہ (سب) احمد بن حنبل کی تعظیم کرتے تھے۔ اِنھیں جلیل القدر سمجھتے اور عزت کرتے تھے۔ ان کا احترام کرتے اور اِنھیں سلام کہنے یا بھیجنے کا قصد کرتے رہتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۷۰ وسندہ صحیح، تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۶ وسندہ صحیح، تاریخ دمشق ۵/۳۱۲)

۳۲۔ ابوعلی الحسن بن الربیع البجلی الکوفی البورانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۰ھ) نے کہا:

'' ما شبهت أحمد بن حنبل إلا بابن المبارك في سمته وهيئته ''

میں ہیئت اور صورت میں احمد بن حنبل کو (امام) ابن المبارک (رحمہ اللہ) سے ہی تشبیہ دیتا تھا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵ ص ۲۹۹ وسندہ حسن)

الحسن بن ربیع رحمہ اللہ امام احمد کو یاد کر کے خوش ہوتے تھے۔ (دیکھئے الجرح والتعدیل ۱/۲۹۸ وسندہ صحیح)

۳۳۔ امام ابوالفضل عباس بن عبدالعظیم بن اسماعیل العنبری البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۰ھ) نے فرمایا:

'' رأيت ثلاثة ، جعلتهم حجة لي فيما بيني و بين الله تعالىٰ: أحمد بن حنبل وزيد بن المبارك وصدقة بن الفضل ''

میں نے تین ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے جنھیں میں نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان (روایتِ حدیث میں) حجت بنالیا ہے: احمد بن حنبل، زید بن المبارک اور صدقہ بن الفضل۔ (سوالات البرقانی، قلمی، ورقہ ۱۴ [وسندہ صحیح] بحوالہ موسوعہ اقوال الدارقطنی ج ۱ ص ۸۳، ورواہ ابن عساکر ۵/۳۰۱ عن البرقانی بہ)

۳۴۔ ایک راویِ حدیث مہنا بن یحییٰ الشامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' ما رأيت أحدًا أجمع لكل خير من أحمد بن حنبل ، ورأيت سفيان بن عيينة ووكيعًا وعبدالرزاق وبقية بن الوليد وضمرة بن ربيعة وكثيرًا من العلماء فما رأيت مثل أحمد بن حنبل ، في علمه وفقهه وزهده و ورعه ''

میں نے احمد بن حنبل سے زیادہ ہر خیر کا مجموعہ کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے سفیان بن عیینہ، وکیع، عبدالرزاق، بقیہ بن

الولید، ضمرہ بن ربیعہ اور بہت سے علماء کو دیکھا ہے مگر علم، فقہ، زُہد اور پرہیز گاری میں احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۶۵/۹، ۴/۷ اوسندہ صحیح، تاریخ دمشق ۳۰۵/۵ وسندہ صحیح)

تنبیہ: مھنیٰ بن یحییٰ جمہور کے نزدیک موثق راوی ہیں لہٰذا حسن الحدیث ہیں۔ ان پر محمد بن الحسین الازدی (بذاتِ خود ضعیف ومجروح) کی جرح مردود ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے لسان المیزان (۱۰۸/۶، ۱۰۹)

۳۵۔ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید البوشنجی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۰ھ) نے فرمایا:

۱: "إن ابن حنبل إن سألت - إمامنا　　　وبه الأئمة فی الأنام تمسکوا

۲: خلف النبي محمدًا بعد الأُلي　　　کانوا الخلائف بعده فاستهلکوا

۳: حذ والشراک علی الشراک وإنما　　　یحذو المثال مثاله المتمسک"

۱: بے شک اگر تُو پوچھے تو (احمد) بن حنبل ہمارے امام ہیں۔ مخلوق میں اماموں نے (حدیث وفقہ میں) انھیں امام بنایا ہے۔

۲: نبی محمد (a) کے خلفاء کی وفات کے بعد آپ (a) کے وارث (امام احمد) ہوئے۔

۳: نقشِ قدم پر چلنے والے اور ان کی سیرت وکردار کی مکمل مثالی تصویر ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ۵ ص ۳۳۱ وسندہ حسن)

۳۶۔ امام ابویوسف یعقوب بن سفیان الفارسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ) نے فرمایا:

"کتبت عن ألف شیخ، حجتي فیما بیني وبین اللّٰه رجلان... حجتي أحمد بن حنبل وأحمد ابن صالح المصري"

میں نے ایک ہزار استادوں سے احادیث لکھی ہیں، میرے اور اللہ کے درمیان (حدیث میں) حجت دو آدمی ہیں... میرے نزدیک احمد بن حنبل اور احمد بن صالح المصری (حدیث میں) حجت ہیں۔

(تاریخ بغداد ۱۹۹/۴، ۲۰۰ وسندہ صحیح، مناقب الامام احمد لابن الجوزی ۱۳۱/۱ اوسندہ صحیح)

۳۷۔ امام ابوحاتم الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ) فرماتے ہیں:

"کان أبو عمر عیسٰی بن محمد بن النحاس الرملي من عبادالمسلمین، فدخلت یومًا علیه فقال لي: کتبت عن أحمد بن حنبل شیئًا؟ قلت: نعم، قال: فأمل علي، فأملیت علیه ما حفظت من حدیث أحمد بن حنبل"

ابوعمر عیسیٰ بن محمد بن النحاس الرملی (رحمہ اللہ، متوفی ۲۵۶ھ) عبادت گزار مسلمانوں میں سے تھے۔ میں ایک دن اُن کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا: کیا تم نے احمد بن حنبل سے کچھ لکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے فرمایا: مجھے (بھی) لکھاؤ۔ تو میں نے احمد بن حنبل کی حدیثیں انھیں لکھوائیں جو مجھے یاد تھیں۔ (الجرح والتعدیل ۲۹۸/۱ وسندہ صحیح)

تنبیہ: صحیح لفظ ابوعمیر ہے۔ دیکھئے مناقب الامام احمد لابن الجوزی (ص ۱۳۲) والحمدللہ

۳۸۔ محدث کبیر ابن محدث کبیر، امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) نے فرمایا:

" ومن العلماء الجهابذة النقاد من الطبقة الثالثة من أهل بغداد ، أبو عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله"

اہلِ بغداد کے تیسرے طبقہ میں، کھرے کھوٹے کو پرکھنے والے علماء میں سے ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی رحمہ اللہ تھے۔ (الجرح والتعدیل ۲۹۲/۱)

امام ابن ابی حاتم نے امام احمد کے مناقب میں ایک کتاب "مناقب احمد" لکھی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (ج۱۱ص۱۷۸)

۳۹۔ امامِ اسماء الرجال ابوسعید یحییٰ بن سعید بن فروخ القطان البصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۸ھ) نے فرمایا:

" ما قدم عليّ مثل هٰذين الرجلين : أحمد بن حنبل ويحيى بن معين "

ان دو آدمیوں: احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسا کوئی آدمی میرے پاس نہیں آیا۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۶۵/۹ وسندہ حسن)

تنبیہ: محمد بن علی السمسار سے ایک جماعت نے روایت لی ہے اور ذہبی نے کہا کہ اسے دارقطنی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے تاریخ الاسلام للذہبی ج۲۱ص۲۸۱)

یحییٰ القطان نے فرمایا: "ما قدم عليّ من بغداد أحد أحبّ إليّ من أحمد بن حنبل "

میرے پاس بغداد سے احمد بن حنبل سے زیادہ کوئی محبوب شخص نہیں آیا۔ (تاریخ دمشق ج۵ص۲۹۵ وسندہ حسن)

۴۰۔ محدث ابوسہل الہیثم بن جمیل البغدادی الانطاکی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۳ھ) نے فرمایا:

" وأظن إن عاش هٰذا الفتى أحمد بن حنبل سيكون حجة علىٰ أهل زمانه "

میرا خیال ہے کہ اگر یہ نوجوان احمد بن حنبل زندہ رہا تو اپنے زمانے والوں پر (حدیث میں) حجت ہوگا۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۶۷/۹ وسندہ حسن)

معلوم ہوا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جوانی میں بھی اہلِ سنت کے بڑے اماموں میں سے تھے، اسی وجہ سے اُن کے اُستاد انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے۔

۴۱۔ جلیل القدر امام ابوخیثمہ زہیر بن حرب بن شداد النسائی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) امام احمد رحمہ اللہ کی تعریف کرتے اور ان کے فضائل بیان کرتے تھے۔ دیکھئے: ۱۹، ۳۱

۴۲۔ محدث الہیثم بن خارجہ البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۷ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۳۔ انساب کے ماہر ابوعبداللہ مصعب بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت الزبیری الاسدی المدنی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے مصنف امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی الکوفی رحمہ اللہ

(متوفی ۲۳۵ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۵۔ محدث عثمان بن ابی شیبہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۹ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۶۔ ابو یحییٰ عبدالاعلیٰ بن حماد بن نصر الباہلی البصری النرسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۷۔ امام مسلم کے استاد محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب البصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۴ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۸۔ ابوسعید عبیداللہ بن عمر بن میسرہ القواریری البصری البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۴۹۔ ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم بن معمر بن الحسن الہذلی القطیعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۶ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

ابومعمر نے امام احمد کو خوش خبری دی۔ (دیکھئے حلیۃ الاولیاء ۹/۱۹۴ وسندہ صحیح)

۵۰۔ امام احمد سے پہلے فوت ہو جانے والے امام ابوعمران محمد بن جعفر بن زیاد الورکانی الخراسانی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۸ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۱۔ جمہور کے نزدیک موثق راوی ابوجعفر احمد بن محمد بن ایوب رحمہ اللہ، صاحب المغازی (متوفی ۲۲۸ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۲۔ ابوعبداللہ محمد بن بکار بن الریان الہاشمی البغدادی الرصافی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۸ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۳۔ یحییٰ بن ایوب المقابری البغدادی العابد رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) امام احمد بن حنبل کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۴۔ ابوالحارث سریج (صح) بن یونس بن ابراہیم البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۵ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۵۔ قاری خلف بن ہشام بن ثعلب البزار البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۹ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۶۔ ابوالربیع سلیمان بن داود الزہرانی العتکی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) امام احمد کی تعریف وثنا بیان فرماتے تھے۔ دیکھئے: ۳۱

۵۷۔ امام ابومحمد عبداللہ بن علی بن الجارود النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۷ھ) نے اپنی مشہور کتاب ''المنتقیٰ'' میں امام احمد سے روایت لی ہے۔ (دیکھئے منتقیٰ ابن الجارود: ۴۹۵، ۸۷۹)

معلوم ہوا کہ ابن الجارود رحمہ اللہ، امام احمد کو ثقہ وصدوق سمجھتے تھے۔

۵۸۔ امام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ) نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو اسماء الرجال کے ائمہ جرح وتعدیل میں امام ابن المدینی اور امام ابن معین وغیرہما سے پہلے ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف وثنا نقل کی ہے۔ دیکھئے الکامل فی ضعفاء الرجال (ج ۱ ص ۱۲۷، ۱۲۸ دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۲۱۰ تا ۲۱۲)

۵۹۔ بہت سی کتابوں کے مصنف المحدث الصدوق امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۷ھ) نے فرمایا: '' **حدثنا أحمد بن حنبل ، إمام الدنيا** ''

ہمیں (ساری) دنیا کے (حدیث میں) امام احمد بن حنبل نے حدیث سنائی۔ (الکامل لابن عدی ج ۱ ص ۱۲۸ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۲۱۱)

۶۰۔ محدثِ صدوق ابوعمرو ہلال بن العلاء بن ہلال بن عمر الباہلی الرقی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۰ھ) نے فرمایا:

'' **منّ اللّٰه علىٰ هٰذه الأمة بأربعة ولو لا هم لهلك الناس : منّ اللّٰه عليهم بالشافعي ، حتى بيّن المجمل من المفسر ، والخاص من العام والناسخ من المنسوخ، ولولاه لهلك الناس، ومن اللّٰه عليهم بأحمد بن حنبل حتى صبر فى المحنة والضرب فنظرغيره إليه فصبر ، ولم يقولوا بخلق القرآن، ولولاه لهلك الناس، ومنّ اللّٰه عليهم بيحيى بن معين حتى بيّن الضعفاء من الثقات ، ولولاه لهلك الناس، ومنّ اللّٰه عليهم بأبي عبيدحتى فسّر غريب حديث رسول اللّٰه ﷺ ولولاه لهلك الناس** ''

اللہ نے اس اُمت پر چار آدمیوں کے ذریعے (بڑا) احسان فرمایا ہے، اگر یہ نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہوجاتے۔ اللہ نے (امام محمد بن ادریس) الشافعی کے ذریعے احسان فرمایا: انھوں نے مجمل اور مفسر، خاص وعام اور ناسخ ومنسوخ واضح کردیئے، اگر وہ نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہوجاتے۔ اور اللہ نے (مسلمانوں پر) احمد بن حنبل کے ذریعے احسان فرمایا۔ وہ آزمائش اور (شدید) مار میں صبر وتحمل سے ثابت قدم رہے تو دوسرے لوگ بھی انھیں دیکھ کر ثابت قدم بن گئے اور قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار نہیں کیا۔ اگر وہ (احمد بن حنبل) نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ اور اللہ نے (مسلمانوں پر) یحییٰ بن معین کے ذریعے احسان فرمایا۔ انھوں نے ثقہ راویوں (کی جماعت) سے ضعیف راویوں کو علیحدہ کرکے بیان کردیا۔ اگر وہ (یحییٰ بن معین) نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہوجاتے۔ اور اللہ نے (مسلمانوں پر) ابوعبید (القاسم بن سلام) کے ذریعے احسان فرمایا: انھوں نے رسول اللہ a کی احادیث کے مشکل الفاظ کی تفسیر بیان

کردی۔ اگر وہ (ابوعبید) نہ ہوتے تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔ (الکامل لابن عدی ج ۱ ص ۱۲۸ وسندہ صحیح، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۲۱۲)

ہلال بن العلاء رحمہ اللہ نے مزید فرمایا:

" شیئان لولم یکونا فی الدنیا لاحتاج الناس إلیھما ، محنة أحمد بن حنبل ، لولاھا لصارالناس جھمیة، ومحمد بن إدریس الشافعي فإنه فتح للناس الأقفال "

دو چیزیں اگر دنیا میں نہ ہوتیں تو لوگ ان کے (سخت) محتاج ہوتے۔ احمد بن حنبل کی آزمائش اگر نہ ہوتی تو سارے لوگ (اہلِ سنت کا مذہب چھوڑ کر) جہمی ہو جاتے۔ اور محمد بن ادریس الشافعی، انھوں نے لوگوں کے لئے (بند) تالے کھولے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۱ وسندہ صحیح)

۶۱۔ ثقہ فقیہ عابد، ابو عمران موسیٰ بن حزام الترمذی البلخی رحمہ اللہ (متوفی تقریباً ۲۵۱ھ) فرماتے ہیں:

" کنت اختلف إلٰی أبي سلیمان الجورجاني في کتب محمد بن الحسن فاستقبلني أحمد بن حنبل عندالجسر ، فقال لي: إلٰی أین ؟ فقلت : إلٰی أبي سلیمان . فقال: العجب منکم ، ترکتم إلی النبي ﷺ ثلاثة وأقبلتم علٰی ثلاثة، إلٰی أبي حنیفة، فقلت :کیف یا أبا عبداللّٰه؟ قال: یزید بن ھارون - بواسط- یقول: حدثنا حمید عن أنس قال قال رسول الله ﷺ ، وھٰذا یقول: حدثنا محمد بن الحسن عن یعقوب عن أبي حنیفة، قال موسٰی بن حزام : فوقع في قلبي قوله، فاکتریت زورقًا من ساعتي فانحدرت إلٰی واسط فسمعت من یزید بن ھارون "

میں محمد بن الحسن (بن فرقد الشیبانی) کی کتابوں کے بارے میں ابوسلیمان (موسیٰ بن سلیمان) الجوزجانی (صح) کے پاس جایا کرتا تھا تو (ایک دن) احمد بن حنبل نے پل کے پاس مجھے دیکھا اور پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ابوسلیمان کے پاس، انھوں نے فرمایا: تم پر تعجب ہے۔ تم نے نبی a تک تین (راویوں) کو چھوڑ دیا ہے اور تین (دوسرے لوگوں) کے پیچھے پڑے ہوئے ہو جو تمھیں ابوحنیفہ تک پہنچاتے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کا کیا مطلب ہے؟۔ انھوں نے فرمایا: واسط (شہر) میں یزید بن ہارون کہہ رہے ہیں: ہمیں حمید (الطّویل) نے انس (بن مالک) سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ a نے فرمایا، اور یہ (ابوسلیمان) کہتا ہے: ہمیں محمد بن الحسن (الشیبانی) نے یعقوب (قاضی ابو یوسف) سے حدیث بیان کی وہ ابوحنیفہ سے بیان کرتے ہیں۔ موسیٰ بن حزام نے کہا: میرے دل میں آپ کی بات بیٹھ گئی تو میں نے ایک کشتی کرائے پر لی اور اسی وقت یزید بن ہارون سے (حدیثیں) سننے کے لئے واسط چلا گیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۸۵ وسندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ موسیٰ بن حزام رحمہ اللہ کے نزدیک امام احمد رحمہ اللہ کی بہت عزت اور عظیم مقام تھا۔

۶۲۔ ابوالحسن عبدالوہاب بن عبدالحکم بن نافع الوراق البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۱ھ) نے فرمایا:

" **وكان أعلم أهل زمانه** " اور (امام احمد بن حنبل) اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم تھے۔
(تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۸، ۴۱۹ وسندہ حسن، خطاب بن بشر: محلّہ الصدق، ورواہ ابن الجوزی فی مناقب الامام احمد ص ۱۴۲)
عبدالوہاب الوراق نے مزید فرمایا:

" **أبو عبدالله أمامنا وهو من الراسخين فى العلم، إذا وقعت غدًا بيني يدي الله عزوجل فسألني بمن اقتديت؟ أقول : بأحمد ، وأي شئٍ ذهب علٰى أبي عبدالله من أمر الإسلام وقد بلي عشرين سنة فيھٰذا الأمر** "

ابوعبداللہ (احمد بن حنبل) ہمارے آگے ہیں اور وہ راسخین فی العلم (پختہ کار علماء) میں سے ہیں۔ اگر میں کل اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا ہوا اور اُس نے اگر پوچھا کہ تو نے کس کی اقتدا (بالدلیل) کی تھی؟ تو میں کہوں گا: احمد (بن حنبل) کی۔ اسلام کی کون سی چیز ہے جو ابوعبداللہ (احمد) سے مخفی رہی ہے وہ اس دین میں بیس سال (۲۰) آزمائے گئے ہیں۔
(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۱۴۲ وسندہ حسن)

تنبیہ: اس روایت میں ابن الجوزی کا استاد ابوبکر محمد بن ابی طاہر عبدالباقی البزاز، قاضی المرستان صدوق حسن الحدیث ہے، جمہور نے اس کی توثیق کی ہے۔

۶۳۔ امام احمد کے استاد اور صحیحین کے ثقہ فاضل راوی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۸ھ) کے بارے میں مہنا بن یحییٰ (تقدم: ۳۴) نے فرمایا:

" **رأيت يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزهري حين أخرج أحمد بن حنبل من الحبس وهو يقبل جبهة أحمد و وجهه** "

میں نے دیکھا جب احمد بن حنبل جیل سے باہر آئے تو یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری ان کی پیشانی اور چہرہ چومنے لگے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۱۷۲ وسندہ حسن)

معلوم ہوا کہ امام احمد کو کئی بار جیل میں رکھا گیا۔ مہنا کا بیان کردہ یہ وقعہ ۲۰۸ھ سے پہلے یا ۲۰۸ھ کا ہے۔ نیز دیکھئے مناقب الامام احمد (ص ۲۱۵ وسندہ حسن)

۶۴۔ مہنا بن یحییٰ (صدوق تقدم: ۳۴) فرماتے ہیں:

" **ورأيت سليمان بن داود الهاشمي يقبل جبهة أحمد ورأسه** "

میں نے دیکھا کہ (ابوایوب) سلیمان بن داود (بن داود بن علی بن عبداللہ بن عباس) الہاشمی (البغدادی الفقیہ رحمہ اللہ متوفی ۲۱۹ھ) احمد کی پیشانی اور سر چوم رہے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/ ۱۷۲ وسندہ حسن)

۶۵۔ محدث کبیر احمد بن ابراہیم بن کثیر بن زید الدورقی النکری البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۶ھ) نے مکہ میں (امام

احمد)ابن حنبل کو دیکھا۔آپ کا بدن انتہائی کمزور و لاغر تھا اور تکلیف و مشقت کے اثرات آپ پر واضح تھے تو انھوں نے کہا:

" **یا أبا عبداللّٰہ! لقد شققت علٰی نفسک في خروجک إلٰی عبدالرزاق** "

اے ابوعبداللہ! آپ نے (صنعاء یمن میں) عبدالرزاق کی طرف جا کر اپنے آپ کو بہت مشقت میں مبتلا کیا ہے۔تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ہمیں عبدالرزاق سے جو (حدیثی) فائدے ملے ہیں۔یہ مشقت ان کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے۔(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۸۴ و سندہ صحیح)

معلوم ہوا کہ محدث الدورقی، امام احمد کا بہت خیال رکھتے تھے۔

خطیب بغدادی نے احمد بن ابراہیم۔الدورقی سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے:

" **من سمعتموہ یذکر أحمد بن حنبل بسوء فاتھموہ علی الإسلام** "

تم اگر کسی شخص سے (امام) احمد بن حنبل کی بُرائی سنو تو اس شخص کے اسلام (مسلمان ہونے) پر تہمت لگاؤ۔

(تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۲۰ وسندہ حسن غریب، مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۴۹۴، ۴۹۵)

معلوم ہوا کہ احمد بن ابراہیم رحمہ اللہ اس شخص کو پکا مسلمان نہیں سمجھتے تھے جو امام احمد کو بُرا کہتا تھا۔وہ ایسے شخص کو بدعتی اور گمراہ سمجھتے تھے۔

تحقیقِ سند: ابوعبدالرحمٰن (صح) محمد بن یوسف النیسابوری صدوق تھے۔(تاریخ بغداد ۳/۴۱۱)

محمد بن حمزہ الدمشقی ثقہ تھے اور تشیع کے قائل تھے (تاریخ دمشق ۵۵/۳۸۱)

یوسف بن القاسم القاضی ثقہ تھے (تاریخ دمشق ۶۹/۲۳۴)

ابویعلیٰ (احمد بن علی بن المثنی) التمیمی (الموصلی) مشہور ثقہ امام اور مسند ابی یعلیٰ کے مصنف ہیں۔ والحمدللہ

٦٦۔ المستدرک اور تاریخ نیشاپور کے مصنف ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ الحاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے امام احمد بن حنبل کو (**فقھاء الإسلام**) فقہاءِ اسلام میں ذکر کیا ہے۔(دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث ص ۷۲، طبعہ جدیدہ ص ۲۶۰)

حاکم نے مستدرک میں امام احمد سے تین سو سے زیادہ روایتیں لی ہیں۔امام احمد کی سند سے بیان کردہ ایک روایت کے بارے میں امام حاکم فرماتے ہیں: "**ھٰذا حدیث صحیح بھٰذا الإسناد** " یہ حدیث اس سند کے ساتھ صحیح ہے۔

(المستدرک ج ۴ ص ۲۳۶ ح ۷۵۸۵، دوسرا نسخہ ج ۴ ص ۲۶۴)

٦٧۔ امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس الشافعی المطلبی المکی المصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

" **خرجت من بغداد وما خلفتُ بھا أفقہ ولاأزھد ولا أورع (ولا أعلم) من أحمد بن حنبل** "

میں بغداد سے نکلا اور اپنے پیچھے احمد بن حنبل سے زیادہ عالم، نیک، زاہد اور فقیہ دوسرا کوئی نہیں چھوڑا۔

(معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۷۲ ح ۱۴۰، دوسرا نسخہ ص ۲۶۰ وسندہ حسن، وتاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۹ وتاریک دمشق

۲۹۸/۵ ومناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۱۰۷)

تنبیہ: اس روایت کے راوی یعقوب بن عبداللہ الخوارزمی کی حدیث کو حاکم اور ذہبی دونوں نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے المستدرک (۶۰۵/۲ ح ۴۱۹۲) لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں۔

فائدہ: امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) یعقوب بن عبداللہ کی اس روایت کو ثابت سمجھتے ہیں۔ دیکھئے تاریخ دمشق (۲۹۹/۵ وسندہ حسن)

امام شافعی رحمہ اللہ نے امام احمد سے فرمایا: ''يا أبا عبدالله ! أنت أعلم بالأخبار الصحاح منا ، فإذا كان خبر صحيح فاعلمني حتى أذهب إليه، كوفيًا كان أو بصريًا أو شاميًا'' اے ابوعبداللہ، تم ہم سے زیادہ صحیح حدیثوں کو جانتے ہو، پس اگر خبر صحیح ہو تو مجھے بتا دینا تاکہ میں اس پر عمل کروں چاہے (خبر) کوفی، بصری یا شامی ہو۔

(حلیۃ الاولیاء ۱۷۰/۹ وسندہ صحیح)

۶۸۔ ابونصر الفتح بن شخرف بن داود بن مزاحم الکسی العابد رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۳ھ) نے فرمایا:

'' وابن حنبل في زمانه '' اور (احمد) ابن حنبل اپنے زمانے (کے علماء) میں سے تھے۔

یہ سن کر زاہد مشہور ابوعبداللہ الحارث بن اسد المحاسبی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۳ھ) نے فرمایا:

'' أحمد بن حنبل نزل به مالم ينزل بسفيان الثوري والأوزاعي '' احمد بن حنبل پر وہ مصیبتیں آئیں جو سفیان ثوری اور اوزاعی پر نہیں آئیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۶۷/۹ وسندہ حسن، مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۱۲۱ وسندہ حسن)

۶۹۔ الفتح بن شخرف الزاہد العابد رحمہ اللہ نے امام احمد کو اپنے زمانے کے بڑے علماء میں شمار کیا۔ دیکھئے: ۶۸

۷۰۔ حافظ ابویعلیٰ الخلیل بن عبداللہ بن احمد بن الخلیل الخلیلی القزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۶ھ) نے امام احمد کے بارے میں فرمایا:

''وكان أفقه أقرانه وأورعهم '' وہ اپنے معاصرین میں سب سے زیادہ فقیہ اور سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔

(الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث ج ۲ ص ۵۹۷ ت ۳۰۲)

۷۱۔ امام ابوداود سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد الازدی السجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ) نے امام احمد سے کئی روایتیں لی ہیں۔

(دیکھئے سنن ابی داود: ۳۸۵، ۵۱۷، ۱۴۲۸، ۱۸۳۷، ۱۹۰۷، ۱۹۵۱، ۲۰۱۶، ۲۳۷۰، ۲۳۷۴، ۴۰۰۰)

محدث ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالملک عرف ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''وأبو داود لايروي إلا عن ثقة عنده'' اور ابوداود (عام طور پر) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے ہی روایت کرتے تھے۔ (بیان الوہم والایہام فی کتاب الاحکام ج ۳ ص ۲۶۶ ح ۱۲۲۷ ونصب الرایہ ج ۱ ص ۱۹۹)

معلوم ہوا کہ امام ابوداود کے نزدیک امام احمد بن حنبل ثقہ تھے۔

تنبیہ: امام ابوداود نے امام احمد سے جو مسائل سنے تھے، انھیں ایک کتاب میں جمع کر دیا۔ یہ کتاب (۳۲۶صفحات میں) بہت عرصہ پہلے سے (بغیر جدید تحقیق کے) مطبوع ہے۔

۷۲۔ ابوالحسن علی بن اسماعیل بن اسحاق بن سالم الاشعری رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۴ھ) نے فرمایا:

" قولنا الذي نقول به و ديا نتنا التي ندين بها التمسک بکتاب ربنا عزوجل وبسنة نبيناﷺ وما روي عن الصحابة والتابعين وأئمة الحديث ونحن بذلک معتصمون. وبما كان يقول به أبو عبدالله أحمد بن محمد بن حنبل نضر الله وجهه ورفع درجته وأجزل مثوبته قائلون ولمن خالف قوله مجانبون لأنه الإمام الفاضل والرئيس الكامل الذي أبان الله به الحق ورفع به الضلال وأوضح به المنهاج وقمع به بدع المبتدعين وزيغ الزائغين وشک الشاكين فرحمة الله عليه من إمام مقدم وخليل معظم مفخم وعلیٰ جميع أئمة المسلمين "

ہم جس قول اور عقیدے کے قائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ہمارے نبی a کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنا ہے اور جو کچھ صحابہ، تابعین اور ائمۂ حدیث سے (صحیح سندوں کے ساتھ) مروی ہے ہم اسے مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔ اور ہم اس کے بھی قائل ہیں جو ابو عبداللہ احمد بن حنبل فرماتے تھے۔ اللہ ان کے چہرے کو تروتازہ رکھے، ان کے درجات بلند کرے اور انھیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ جو شخص ان کے (اتفاقی) اقوال کا مخالف ہے تو ہم اس سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ وہ امام فاضل اور رئیسِ کامل تھے۔ ان کے ذریعے اللہ نے حق کو واضح اور گمراہی کو دُور فرمایا، لوگوں کے لئے راستہ صاف کر دیا اور بدعتیوں کی بدعات، گمراہوں کی گمراہیاں اور شک پرستوں کے شکوک نیست و نابود فرما دیئے۔ اس (سب پر) مقدم امام اور عظیم الشان دوست اور تمام ائمۂ مسلمین پر اللہ کی رحمت ہو۔

(الابانۃ عن اصول الدیانۃ ص ۸ باب فی ابانۃ قول اہل الحق والسنۃ)

۷۳۔ امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) نے امام احمد کو اس امت کے اولیاء میں ذکر فرما کر کئی صفحات پر ان کے مناقب لکھے اور فرمایا:

" الإمام المبجل والهمام المفضل أبو عبدالله أحمد بن حنبل، لزم الإقتداء وظفر بالإهتداء.. "

قابلِ احترام امام اور فضیلتوں والے اور صاحبِ عزم و ہمت ابو عبداللہ احمد بن حنبل، انھوں نے (کتاب و سنت و اجماع اور آثارِ سلف کی) اقتداء لازم پکڑی اور ہدایت یافتہ رہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۶۶)

اور فرمایا: " وكان رحمه الله عالمًا زاهدًا وعاملاً عابداً " اور (احمد) رحمہ اللہ عالم زاہد اور عامل عابد تھے۔

(حلیۃ الاولیاء ۹/۱۷۴) نیز دیکھئے حلیۃ الاولیاء (ج ۹ ص ۲۲۱)

۷۴۔ حافظ امیر ابونصر علی بن ھبۃ اللہ عرف ابن ماکولا رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) نے فرمایا:

" إمام فی النقل وعلم فی الزهد والورع، وكان أعلم الناس بمذاهب الصحابة والتابعين "

وہ روایات (بیان کرنے) میں امام، زہد اور پرہیزگاری میں عظیم نشان تھے۔ وہ صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال کو لوگوں میں سب سے زیادہ جانتے تھے۔ (الاکمال ج ۲ ص ۵۶۳، وتاریخ دمشق ج ۵ ص ۲۸۷ وسندہ صحیح اِلٰی ابن ماکولا)

۷۵۔ حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) نے فرمایا:

" الإمام... وجمع حفظ الحديث والفقه والزهد والورع "

آپ (احمد بن حنبل) امام تھے۔ آپ نے حدیث، فقہ، زہد اور پرہیزگاری (اپنے اندر) جمع کر رکھی تھی۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم ج ۱۱ ص ۲۸۶)

حافظ ابن الجوزی نے امام احمد کے فضائل پر ایک بڑی کتاب "مناقب الامام احمد بن حنبل" لکھی ہے جو (بغیر تحقیق کے ۵۳۳ صفحات میں) مطبوع ہے اور ساری کتاب باسند ہے۔

۷۶۔ امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے فرمایا:

" إمام المحدثين، الناصر للدين، والمناضل عن السنة، والصابر فی المحنة "

آپ (احمد) محدثین کے امام، دین کی مدد کرنے والے، سنت کا دفاع کرنے والے اور سخت آزمائش میں صبر کرنے والے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۴ ص ۴۱۲ ت ۲۳۱۷)

خطیب نے امام احمد کو مشہور ثقہ محدثین میں شمار کیا ہے (دیکھئے الکفایۃ فی علم الروایہ ص ۸۷ باب فی المحدث المشہور بالعدالۃ والثقۃ)

۷۷۔ حافظ ضیاء الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن المقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ) نے اپنی مشہور کتاب "الاحادیث المختارۃ" میں امام احمد سے بہت سی روایتیں نقل کر کے ان کی زبردست توثیق کر دی۔ (مثلاً دیکھئے المختارۃ ج ۱ ص ۷۴ ح ۲.....)

اور فرمایا: "**رواه الإمام أحمد**" اسے امام احمد نے روایت کیا ہے (ج ۱ ص ۷۸ ح ۵)

۷۸۔ حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ، ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) نے فرمایا:

"**أحد الأعلام من أئمة الإسلام**" (امام احمد) اسلام کے اماموں اور مشہور (علماء) میں سے ایک تھے۔

(تاریخ دمشق ج ۵ ص ۲۸۴)

۷۹۔ امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیہقی الخسروجردی الخراسانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) نے امام احمد کی سیرت پر ایک کتاب "مناقب احمد" ایک جلد میں لکھی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (ج ۱۸ ص ۱۶۶)

۸۰۔ ذم الکلام نامی کتاب کے مصنف ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد بن علی بن مت الانصاری الہروی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۱ھ) نے ''مناقب احمد'' کے نام سے ایک کتاب لکھی، دیکھئے ذم الکلام للہروی (تحقیق عبداللہ بن محمد الانصاری ۲۹۵/۳ ح ۶۸۹) وسیر اعلام النبلاء (ج ۱۱ ص ۳۴۹) ومجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (۱۷۷/۶)

ابو اسماعیل الہروی نے امام احمد کی مدح میں کئی اشعار لکھے ہیں۔ (دیکھئے مناقب احمد ص ۴۳۳ وسندہ صحیح)

۸۱۔ قاضی ابوالحسین محمد بن ابی یعلیٰ محمد بن الحسین بن محمد بن خلف بن الفراء البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۶ھ) نے امام احمد کے بارے میں ''إمام في الحديث'' کی تشریح وتائید میں لکھا ہے:

'' فهذا مالا خلاف فيه ولا نزاع، حصل به الوفاق والإجماع ''

اس میں کوئی اختلاف اور جھگڑا نہیں ہے (کہ امام احمد امام فی الحدیث ہیں) اس پر اتفاق اور اجماع ہوا ہے۔

(طبقات الحنابلہ ج ۱ ص ۵)

قاضی ابن ابی یعلیٰ نے ''فضائل احمد'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (۹۱/۱۸)

۸۲۔ قاضی ابو محمد عبداللہ بن یوسف الجرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۹ھ) نے مناقب احمد پر ایک کتاب لکھی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (ج ۱۹ ص ۱۵۹)

۸۳۔ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن مطیر الطبرانی اللخمی الشامی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے امام احمد کے مناقب پر ایک کتاب ''مناقب احمد'' لکھی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (ج ۱۶ ص ۱۲۸)

۸۴۔ امام ابوزکریا یحییٰ بن ابی عمرو عبدالوہاب بن ابی عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الاصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۱ھ) نے ''مناقب احمد'' نامی ایک کتاب لکھی۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء (ج ۱۱ ص ۲۹۸)

۸۵۔ اسماء الرجال کے مشہور امام، حافظ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے امام احمد کے بارے میں فرمایا: '' هو الإمام حقًا وشيخ الإسلام صدقًا '' یہ حق ہے کہ وہ امام تھے اور یہ سچ ہے کہ وہ شیخ الاسلام تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱۷۷/۱۱)

انھوں نے امام احمد کے حالات ایک جلد میں لکھے۔ دیکھئے الکاشف فی معرفۃ من لہ روایۃ فی الکتب الستہ (۲۶/۱ ت ۷۷)

۸۶۔ شیخ الاسلام الامام القدوہ ابو عبدالرحمٰن بقی بن مخلد القرطبی الاندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۶ھ) نے امام احمد سے مسائل وفوائد بیان کئے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء ۲۸۶/۱۳) نیز دیکھئے تہذیب الکمال (ج ۱ ص ۲۲۹)

بقی بن مخلد صرف (اپنے نزدیک) ثقہ سے ہی روایت کرتے تھے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب (ج ۱ ص ۲۲ ترجمہ: احمد بن جواس)

۸۷۔ حافظ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن بن یوسف القاضی المزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) نے فرمایا:

'' مناقب هٰذا الإمام وفضائله كثيرة جدًا ، لو ذهبنا نستقصيها لطال الكتاب وفيما ذكرنا كفاية ''

اس امام کے مناقب اور فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اگر ہم انھیں جمع کرنے لگیں تو کتاب (تہذیب الکمال) لمبی ہو جائے گی۔ ہم نے جو بیان کر دیا ہے وہی کافی ہے۔ (تہذیب الکمال ج۱ ص۲۵۳)

۸۸۔ امام ابو محمد جعفر بن احمد بن الحسن بن احمد السراج البغدادی القاری الادیب رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۰ھ) نے امام احمد کی وفات پر ایک لمبا مرثیہ لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں:

"مناقبه إن لم تكن عالمًا بها فكشف طروس القوم عنهن واسأل

لقد عاش في الدنيا حميدًا موفقًا وصار إلى الأخرى إلىٰ خير منزل"

اگر تجھے ان (احمد) کے فضائل و مناقب کا علم نہیں ہے تو اہلِ علم کی کتابیں کھول کر دیکھو یا اُن سے پوچھ لو۔ دنیا میں تعریفوں کے ساتھ زندہ رہے، آپ کو موافقت رہی۔ اور (پھر) آخرت کے بہترین ٹھکانے کی طرف تشریف لے گئے۔ (مناقب الامام احمد ص۴۳۲ وسندہ صحیح)

۸۹۔ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے فرمایا:

"**أحمد بن محمد بن حنبل ... أحد الأئمة، ثقة حافظ فقيه حجة** "احمد بن محمد بن حنبل... اماموں میں سے ایک، ثقہ حافظ فقیہ (اور حدیث میں) حجت ہیں۔ (تقریب التہذیب:۹۶)

۹۰۔ حافظ ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے "**الإمام أحمد بن حنبل**" کا باب باندھ کر کئی صفحات پر امام احمد کے مناقب و فضائل لکھے ہیں دیکھئے البدایۃ والنہایۃ (ج۱۰ ص۳۴۰۔۳۵۸)

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"**والإمام أحمد من أئمة أهل العلم رحمه الله وأكرم مثواه** "امام احمد علماء کے اماموں میں سے ہیں۔ اللہ ان پر رحمت کرے اور عزت و احترام والا مقام عطا فرمائے۔ (البدایہ والنہایہ ج۱۰ ص۳۵۱)

۹۱۔ حدیث کے مشہور امام ابوسفیان وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی الکوفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) فرماتے ہیں:

"**لست أحدث عنه، نهاني أحمد بن حنبل أن أحدث عنه** "میں اس (خارجہ بن مصعب) سے حدیث بیان نہیں کرتا، احمد بن حنبل نے مجھے اس سے حدیث بیان کرنے سے منع کر دیا ہے۔

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص۷۱ وسندہ حسن)

۹۲۔ امام ابو اسحاق ابراہیم بن شماس السمرقندی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۲۱ھ) نے فرمایا:

"**كنت أعرف أحمد بن حنبل وهو غلام، وهو يحي الليل** "میں احمد بن حنبل کو اس کے بچپن سے جانتا ہوں وہ شب بیدار رہتے تھے۔ (مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص۲۸۸ وسندہ حسن)

۹۳۔ حافظ ابوالحسین احمد بن جعفر بن محمد بن عبیداللہ بن ابی داود بن المنادی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۶ھ) نے

''فضائل احمد'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ دیکھئے مناقب الامام احمد لابن الجوزی (ص ۳۰۲)

۹۴۔ قاری ابومزاحم خاقانی: موسیٰ بن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۵ھ) نے امام احمد کی تعریف کرتے ہوئے ایک قصیدہ لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں:

'' لقد صارفی الآفاق أحمد محنة — وأمر الورى فيها فليس بمشكل

ترى ذا الهوى لأحمد مبغضًا — وتعرف ذاالتقوى بحب ابن حنبل

دنیا میں (امام) احمد آزمائش بن چکے ہیں اور لوگوں کا معاملہ آپ کے بارے میں مشکل نہیں ہے۔

تو دیکھے گا کہ احمد (بن حنبل) سے (ہر) بدعتی بغض رکھتا ہے اور تجھے معلوم ہوگا کہ (احمد) ابن حنبل سے (ہر) متقی محبت کرتا ہے۔ (مناقب الامام احمد ص ۴۳۱ وسندہ صحیح)

۹۵۔ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج المروزی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ) جب جہاد کے لئے چلے تو ان کے ساتھ پچاس ہزار آدمیوں نے بھی جہاد کے لئے مصاحبت اختیار کی۔ المروزی نے روتے ہوئے فرمایا: ''**ليس هذا العلم لي وإنما هذا علم أحمد بن حنبل** '' یہ میرا علم نہیں ہے بلکہ یہ احمد بن حنبل کا علم ہے (جو میں نے ان سے سیکھا ہے۔) [مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۵۰۶، ۵۰۷ وسندہ صحیح]

۹۶۔ شمس الدین محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) نے فرمایا:

''**أحد أعلام الأمة وأزهد الأئمة** '' وہ (احمد) اس اُمت کے بڑے علماء اور زاہد اماموں میں سے تھے۔

(غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء ج ۱ ص ۱۱۲ ت ۵۱۵)

اور فرمایا: ''**شيخ الإسلام وأفضل الأعلام في عصره وشيخ السنة وصاحب المنة على الأمة** ''

آپ شیخ الاسلام، اپنے زمانے کے بڑوں میں سب سے افضل، سنت کے امام اور اس امت پر احسان کرنے والوں میں سے تھے۔ (المصعد الاحمد فی ختم مسند الامام احمد، مع تحقیق احمد شاکر ۱/ ۳۵)

۹۷۔ امام حجاج بن ابی یعقوب یوسف بن حجاج الشاعر الثقفی البغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۹ھ) نے فرمایا:

میں نے ایک دن احمد کے ماتھے کو چوما اور کہا: اے ابوعبداللہ! آپ تو سفیان اور مالک کے مرتبے تک پہنچ چکے ہیں... آپ تو امانت میں ان سے بھی بڑھ گئے۔ (مناقب احمد ص ۱۴۴ وسندہ صحیح)

۹۸۔ امام ابوجعفر احمد بن سعید بن صخر الدارمی السرخسی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۳ھ) نے فرمایا:

'' **ما رأيت أسود الرأس أحفظ لحديث رسول الله ﷺ ... من أبي عبدالله أحمد بن حنبل** ''

میں نے کسی سیاہ بالوں والے کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے زیادہ، رسول اللہ a کی حدیثوں کا یاد کرنے والا نہیں دیکھا۔ (تاریخ دمشق ج ۵ ص ۳۱۰ وسندہ حسن)

۹۹۔ امام احمد بن حنبل کے استاد حافظ ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیر ی الصنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۱ھ) صاحب المصنف (مصنف عبدالرزاق) نے فرمایا: ''ماقدم علینا مثل أحمد بن حنبل''
ہمارے پاس احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں آیا۔ (مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۶۹ وسندہ حسن)
نیز دیکھئے مناقب احمد (ص ۷۰ وسندہ صحیح)

۱۰۰۔ صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۶ھ) بیان فرماتے ہیں:

''لم یزل أبي یصلي في مرضه قائمًا، أمسکه فیرکع ویسجد، وأرفعه في رکوعه وسجوده ودخل علیه مجاهد بن موسیٰ فقال: یا أبا عبدالله! قد جاء تک البشریٰ، هٰذا الخلق یشهدون لک، ماتبالي لووردت علی الله عزوجل الساعة، وجعل یقبل یده ویبکي، وجعل یقول: أوصني یا أبا عبدالله!، فأشار إلی لسانه.''

میرے ابا اپنی (موت والی) بیماری میں حالتِ قیام میں نماز پڑھتے رہے۔ میں آپ کو پکڑتا تھا تو آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔ آپ کے رکوع اور سجدوں سے میں آپ کو اُٹھاتا تھا۔ آپ کے پاس (ابوعلی) مجاہد بن موسیٰ (بن فروخ الخوارزمی البغدادی رحمہ اللہ، متوفی ۲۴۴ھ) تشریف لائے تو فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ کے لئے خوش خبری ہے، یہ سارے لوگ آپ کے بارے میں (اچھی) گواہی دے رہے ہیں۔ اگر آپ اس وقت اللہ کے پاس چلے جائیں تو آپ کے لئے فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ (مجاہد بن موسیٰ) آپ کا ہاتھ چوم رہے تھے اور رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اے ابوعبداللہ! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ تو آپ (احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نے ان کی زبان کی طرف اشارہ کیا (کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو)۔ (مناقب الامام احمد لابن الجوزی ص ۴۰۷ وسندہ صحیح)

قارئین کرام!

راقم الحروف نے آپ کے سامنے امامِ اہلِ سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کی تعریف وتوثیق کے بارے میں مکمل ایک سو (۱۰۰) محدثین اور مشہور علماء کے اقوال وروایات صحیح لذاتہ وحسن لذاتہ سندوں اور مکمل حوالوں کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ بہت سے اقوال کو اختصار کی وجہ سے حذف کر دیا ہے۔ مثلاً سوار القاضی رحمہ اللہ کا آپ کی تعریف وثنا کرنا، دیکھئے مناقب الامام احمد لابن الجوزی (ص ۴۰۷ وسندہ صحیح)
بہت سے علماء مثلاً ابن تیمیہ، ابن القیم، عینی اور سیوطی وغیرہم کے حوالے بھی طوالت سے بچنے کی وجہ سے چھوڑ دیئے ہیں۔
جو اقوال صحیح وحسن لذاتہ سند سے ثابت نہیں تھے، انھیں بھی میں نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے کیونکہ ضعیف روایات میں کوئی حجت نہیں ہوتی اور نہ ان سے استدلال کرنا صحیح ہوتا ہے، مثلاً حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ عبدالکریم بن احمد بن شعیب النسائی سے نقل کیا کہ میرے والد (امام نسائی رحمہ اللہ) نے فرمایا:

''أبو عبدالله أحمد بن حنبل ، الثقة المأمون، أحد الأئمة ''(تاریخ دمشق ج۵ص۲۹۱)
لیکن عبدالکریم بن النسائی کی توثیق نامعلوم ہے۔عبدالکریم کا ذکر بغیر توثیق کے درج ذیل کتابوں میں موجود ہے:
الانساب للسمعانی (۴۸۴/۵)وتاریخ الاسلام للذہبی (۲۹۹/۲۹)[توفی سنۃ ۳۴۴ھ]
لہٰذا یہ سند عبدالکریم کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔
تنبیہ بلیغ: امام نسائی نے امام احمد کو فقہاءِ خراسان میں ذکر کیا ہے۔ (آخر کتاب الضعفاء ص۲۷۲، دوسرا نسخہ ص۳۱۲)
میں نے ان راویوں کے حوالے بھی قصداً ترک کر دیئے ہیں جن سے امام احمد رحمہ اللہ کی توثیق وتعریف ثابت ہے مگر وہ راوی بذاتِ خود ضعیف تھے مثلاً:
سفیان بن وکیع بن الجراح (متوفی ۲۴۷ھ) نے کہا: ''أحمد عندنا محنة ، من عاب أحمد فهو عندنا فاسق''
ہمارے نزدیک احمد آزمائش ہیں، جس نے احمد کو بُرا کہا تو وہ شخص ہمارے نزدیک فاسق ہے۔
(تاریخ بغداد ۴۲۰/۴ وسندہ صحیح)
یہ قول سفیان بن وکیع سے تو باسند صحیح ثابت ہے لیکن سفیان بن وکیع بذاتِ خود اپنے وراق کی وجہ سے ضعیف ہے۔
دیکھئے التاریخ الصغیر للامام البخاری (۳۵۵/۲) وتقریب التہذیب (۲۴۵۶) وغیرہما
امام احمد کی مدح پر تمام علماء کا اجماع ہے جیسا کہ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''مناقب الامام احمد'' میں لکھا ہے۔ (دیکھئے ص۱۳۷)
تنبیہ بلیغ: ابو حاتم الرازی نے امام احمد کو علمِ حدیث میں ان کے استاد امام شافعی پر ترجیح دی ہے۔(دیکھئے مناقب احمد ص۵۰۰ وسندہ صحیح)
حافظ ابن الجوزی لکھتے ہیں:
'' ولما وقع الغرق ببغداد في سنة أربع وخمسين وخمس مائة، وغرقت كتبي، سلم لي مجلد فيه ورقتان بخط الإمام أحمد '' جب بغداد میں ۵۵۴ھ میں سیلاب سے غرقابی ہوئی تو میری کتابیں بھی پانی میں ڈوب گئیں سوائے اس کتاب کے جس میں دو ورقے امام احمد کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔ (مناقب احمد ص۲۹۷)
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو ورقوں کو پانی میں غرق ہونے سے بچالیا۔ والله علىٰ كل شيئ قدير.

فہرست اسمائے محدثین

اس مضمون میں جن محدثینِ کرام اور علمائے عظام سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی توثیق وتعریف نقل کی گئی ہے، ان کے نام حروفِ تہجی کی ترتیب سے درج ذیل ہیں:

(۱) ابراہیم بن اسحاق الحربی: ۲۵ (۲) ابراہیم بن خالد، ابوثور: ۱۲

(۶۴)عبدالوہاب الوراق:۶۲
(۶۵)عبیداللہ بن عمر القواریری:۴۸
(۶۶)عثمان بن ابی شیبہ:۴۵
(۶۷)العجلی:۵
(۶۸)علی بن حجر:۲۳
(۶۹)علی بن عبداللہ المدینی:۱۵
(۷۰)عمرو بن محمد الناقد:۱۶
(۷۱)عیسیٰ بن محمد بن النحاس،ابوعمیر الرملی:۳۷
☆الفارسی:یعقوب بن سفیان
(۷۲)الفتح بن شخرف:۶۹
(۷۳)القاسم بن سلام،ابوعبید:۱۱
(۷۴)قاضی ابن ابی یعلیٰ:۸۱
(۷۵)قتیبہ بن سعید:۸
☆القطان:یحییٰ بن سعید

شذرات الذہب — **اصولِ حدیث کی بعض اصطلاحات اوران کا تعارف** — حافظ زبیر علی زئی

صحیح لذاتہ: جس حدیث کا ہر راوی عادل وضابط (یعنی ثقہ،سچا اور قابلِ اعتماد) ہو،سند متصل ہو،شاذ یا معلول نہ ہو۔

حسن لذاتہ: جس حدیث کا ہر راوی، عادل اور جمہور کے نزدیک ثقہ وصدوق ہو،سند متصل ہو،شاذ یا معلول نہ ہو۔

شاذ: اگر ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی یا دوسرے ثقہ راویوں کی مخالفت کرے تو یہ روایت شاذ ہوتی ہے۔

منکر: اگر ضعیف راوی ثقہ راوی یا راویوں کی مخالفت کرے تو یہ روایت منکر ہوتی ہے۔

تدلیس: اگر ایک راوی اپنے استاد سے وہ روایت ''قال'' یا ''عن'' وغیرہ الفاظ سے بیان کرے جو اس نے استاد سے نہیں سُنی بلکہ کسی دوسرے شخص سے سُنی ہے تو یہ تدلیس ہے۔

مُدَلِّس: تدلیس کرنے والے راوی کو مدلس کہتے ہیں۔مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے بشرطیکہ راوی کا مدلس ہونا ثابت ہوجائے۔

اختلاط: حافظہ کمزور ہونے اور دماغ خراب ہونے کو کہتے ہیں۔

مختلط: جو راوی اختلاط کا شکار ہوجائے تو اسے مختلط راوی کہتے ہیں۔مختلط راوی کی اختلاط کے بعد والی روایات ضعیف ہوتی ہیں۔

مرفوع: رسول اللہ a کی حدیث (قول،فعل یا تقریر) **موقوف:** صحابی کا اپنا قول یا فعل

مرسَل: اس منقطع روایت کو کہتے ہیں جو کسی تابعی نے بغیر کسی سند کے رسول اللہ a سے بیان کر رکھی ہوتی ہے۔ مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔

مجہول: جس راوی کا ثقہ (قابلِ اعتماد) اور صدوق (سچا) ہونا معلوم نہ ہو وہ مجہول کہلاتا ہے۔مجہول کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) مجہول العین (۲) مجہول الحال یعنی مستور۔مجہول العین ہو یا مجہول الحال دونوں کی بیان کردہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔
☆ جس راوی کی کم از کم دو محدثین توثیق کردیں وہ مجہول نہیں رہتا بلکہ ثقہ وصدوق قرار دیا جاتا ہے۔

توثیق: کسی راوی کو ثقہ وصدوق قرار دینا۔